سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

(بدھ20، جمعرات21، جمعتہ المبارک22، سوموار25، منگل26۔ فروری2019)

(یوم الاربعاء14، یوم الخمیس15، یوم الجمع16۔ یوم الاثنین19، یوم الثلاثہ20۔ جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد7(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتواں اجلاس

بدھ،20۔فروری2019

جلد 7:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6۔	چیئر مینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
7۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف	-----------	15
	سوالات (محکمہ خوراک)		
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	16
	پوائنٹ آف آرڈر		
9۔	کرسمس کے موقع پر تمام مسیحیوں کو مساوی فنڈز کی تقسیم کا مطالبہ	-----------	46
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
10۔	مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019	-----------	47
11۔	مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2019	-----------	48
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
12۔	مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018	-----------	48
13۔	مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018	-----------	52
14۔	کورم کی نشاندہی	-----------	70
	جمعرات، 21۔فروری 2019		
	جلد 7: شمارہ 2		
15۔	ایجنڈا	-----------	75
16۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	77
17۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	78

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	اعلان		
18۔	نیب کی جانب سے معزز ممبر جناب عبدالعلیم خان کی گرفتاری کے بارے میں جناب ڈپٹی سپیکر کا اعلان	-----------	79
	سوالات(محکمہ داخلہ)		
19۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	111
20۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	143
21۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	146
	پوائنٹ آف آرڈر		
22۔	سوالات اسمبلی میں پیش ہونے سے قبل ان کے ٹیلیویژن پر ٹکرز کا چلنا	-----------	151
	توجہ دلاؤ نوٹس		
23۔	فیصل آباد:شفاقت عرف پپو بٹ کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	-----------	157
	تحاریک التوائے کار		
24۔	گوجرانوالہ ریجن میں قائم سینکڑوں فیکٹریوں میں خطرناک بوائلرز نصب ہونے کا انکشاف	-----------	159
25۔	راولپنڈی میں ڈکیتی،قتل،اغواء اور بچوں سے زیادتی کے واقعات میں اضافہ	-----------	161
26۔	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لدھیوالہ (گوجرانوالہ) کی زمین پر ناجائز قبضے کا انکشاف	-----------	163
27۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	163
28۔	کورم کی نشاندہی	-----------	164

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک، 22۔ فروری 2019		
	جلد 7: شمارہ 3		
29۔	ایجنڈا	-----------	167
30۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	169
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	170
	تعزیت		
32۔	سابق وزیر جناب ارشد خان لودھی اور گوجرانوالہ کے سکول کی چھت گرنے سے استانی مع بچہ کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	171
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)		
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	172
34۔	کورم کی نشاندہی	-----------	185
35۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	-----------	186
36۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	204
37۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	205
	تحاریک التوائے کار		
38۔	اوکاڑہ کے گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کو کئی ایکڑ اراضی سے محروم کرنے کا انکشاف	-----------	220

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار، 25-فروری 2019		
	جلد 7: شمارہ 4		
39-	ایجنڈا	------------	227
40-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	229
41-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	230
	تعزیت		
42-	سابق اپوزیشن لیڈر رانا شوکت محمود اور سابق معزز ممبر اسمبلی رانا تجمل حسین کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	231
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
43-	مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	233
	سوالات (محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)		
44-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	233
45-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	280
46-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	302
	توجہ دلاؤ نوٹس		
47-	بہاولپور: چک نمبر 10 بی سی میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات	------------	313
48-	کورم کی نشاندہی	------------	314

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	منگل،26۔فروری2019		
	جلد 7:شمارہ 5		

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
49۔	ایجنڈا	-----------	317
50۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	321
51۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	322
	سوالات (محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور زراعت)		
52۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	323
	پوائنٹ آف آرڈر		
53۔	انڈیا کی طرف سے جارحیت اور ہرزہ سرائی پر ایوان میں بحث کرنے کے لئے وقفہ سوالات کو ختم کرنے کا مطالبہ	-----------	325
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	-----------	326
55۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	331
56۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	342
57۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	353
	قرارداد		
58۔	مظفر آباد سیکٹر میں بھارتی دراندازی کی پرزور مذمت اور پاکستانی شاہینوں کی بروقت کارروائی کرنے پر افواج پاکستان کو زبردست خراج تحسین کا پیش کیا جانا	-----------	354
59۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	357

قرارداد

60۔ سابق قائد حزب اختلاف رانا شوکت محمود اور سابق معزز ممبر
رانا تجمل حسین کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار ----------- 358

پوائنٹ آف آرڈر

61۔ ممبران اسمبلی کی تنخواہ کے حوالے سے
جمع کروائے گئے بل کو ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ ----------- 376

تحاریک التوائے کار

62۔ گوجرانوالہ میں ہوٹلوں پر حرام پرندوں کے گوشت کی خرید و فروخت ----------- 377

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)

63۔ نیپرا کے قرض کا سود بجلی صارفین سے لینے سے
متعلق وفاقی حکومت کے فیصلے کو فی الفور واپس لینے کا مطالبہ ----------- 379

64۔ 65سال سے زائد بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ میں
کرایہ سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ ----------- 384

65۔ پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے
آکسو بائیوڈی گریڈ ایبل کی درآمدی ڈیوٹی فری کرنے کا مطالبہ ----------- 385

66۔ معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے
زیادہ سہولیات دینے کا مطالبہ ----------- 386

67۔ سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں نشے کے استعمال
کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کا مطالبہ ----------- 388

68۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(38)/2019/1921. Dated: 18th February. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 20th February 2019 at 11:30 am** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Lahore
Dated: 16th February, 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20- فروری 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1- مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019

ایک وزیر مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

2- مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2019

ایک وزیر مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1- **مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 28 بابت 2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

4

2۔ **مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018(مسودہ قانون نمبر31بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون(ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018**
(مسودہ قانون نمبر32بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون(ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018(مسودہ قانون نمبر33بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

پری۔بجٹ بحث

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سید یاور عباس بخاری، ایم پی اے	پی پی۔01
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ*
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔اگست،12۔ستمبر، 18۔اکتوبر2018،9۔فروری2019 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
12۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
13۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں و کھیلیں
17۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات

7

24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
32۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
34۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ صغیر احمد :

2۔ چودھری محمد عدنان :

3۔ جناب اعجاز خان :

4۔ ملک تیمور مسعود :

5۔ راجہ یاور کمال خان :

6۔ جناب سلیم سرور جوڑا :

7۔ میاں محمد اختر حیات :

8۔ چودھری لیاقت علی :

9۔ جناب ساجد احمد خان :

10۔ جناب محمد مامون تارڑ :

11۔ چودھری فیصل فاروق چیمہ :

12۔ جناب فتح خالق :

13۔ جناب احمد خان :

14۔ جناب تیمور علی لالی :

15۔ جناب عادل پرویز :

16۔ جناب شکیل شاہد :

17۔ جناب غضنفر عباس شاہ :

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-22/2018/720,997 مورخہ 29۔ جنوری، 9۔ فروری 2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیئے گئے۔

10

18۔ جناب شہباز احمد :

19۔ جناب عمر آفتاب :

20۔ جناب نذیر احمد چوہان :

21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین :

22۔ جناب احمد شاہ کھگہ :

23۔ سید عباس علی شاہ :

24۔ جناب محمد ندیم قریشی :

25۔ میاں طارق عبداللہ :

26۔ جناب نذیر احمد خان :

27۔ رائے ظہور احمد :

28۔ سید افتخار حسن :

29۔ جناب محمد عامر نواز خان :

30۔ جناب محمد شفیق :

31۔ جناب محمد سبطین رضا :

32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری :

33۔ جناب محمد عون حمید :

34۔ جناب محمد اشرف خان رند :

35۔ جناب شہاب الدین خان :

36۔ جناب محمد طاہر :

37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ :

38۔ جناب مہندر پال سنگھ :

11

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل(پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بدھ، 20۔فروری 2019

(یوم الاربعاء، 14۔جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

طسٓ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْقُرْءَانِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ هُدًى وَبُشْرَىٰ
لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم
بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
أَعْمَٰلَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿٤﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَهُمْ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ
وَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ هُمُ ٱلْأَخْسَرُونَ ﴿٥﴾ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ مِن
لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿٦﴾

سورۃ النّمل آیات 1 تا 6

طسٓ۔یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں(1)مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے(2)وہ جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں(3)جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ہم نے ان کے اعمال ان کے لئے آرستہ کردیئے ہیں تو وہ سرگرداں ہو رہے ہیں(4)یہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں بھی بہت بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں(5)اور تم کو قرآن(خدائے) حکیم وعلیم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے(6)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دل ٹھکانہ مرے حضورؐ کا ہے
جلوہ خانہ مرے حضورؐ کا ہے
ہر زمانے کی آپؐ ہیں رحمت
ہر زمانہ مرے حضورؐ کا ہے
ہر خزانے کے آپؐ ہیں مختار
ہر خزانہ مرے حضورؐ کا ہے
جس پہ اتری ہے آیہ تطہیر
وہ گھرانہ مرے حضورؐ کا ہے
ذکر شامل نماز میں خالد
پنجگانہ مرے حضورؐ کا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3. سید یاور عباس بخاری، ایم پی اے پی پی۔01
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نومنتخب ممبر محترمہ سونیا، پی پی۔123 حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہو جائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب ممبر محترمہ سونیا
نے حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا مسئلہ ہو گیا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! مسئلہ اس ہاؤس کا ہے۔ یہاں پر منسٹر ہیلتھ موجود ہیں پچھلے اجلاس میں معزز ممبران نے آپ سے استدعا کی تھی کہ کسی بھی ممبر کو میڈیسن نہیں مل رہی تو آپ نے منسٹر ہیلتھ کو کہا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! وہ ابھی آ رہا ہے اور اس کو رکھا ہوا ہے۔ اس پر وہ جواب بھی دیں گی وہ یہاں موجود ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جو آپ نے حکم فرمایا تھا اور رولنگ دی تھی اس کو تو انہوں نے مانا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ ہاؤس میں آ رہا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس کو تو بیوروکریسی نے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے۔

جناب سپیکر: ایسا بالکل نہیں ہو گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ پورے ہاؤس کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں یہ انشاء اللہ ہو گا اور آپ کا یہ مسئلہ ابھی آ رہا ہے۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ کی حدود میں شوگر ملز مالکان
کے نام اور کسانوں کو ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*381: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں کون کون سی شوگر ملز ہیں ان کے اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان ملوں نے کرشنگ سیزن سال 17-2016 میں کتنا گنا خرید کیا تفصیل مل وار بتائیں؟

(ج) ان ملوں نے کتنی رقم کسانوں کی ان سالوں کی گنا کی ادا کرنی ہے، مل وار بتائیں؟

(د) ان ملوں سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم شوگر سیس کی مد میں وصول کی گئی اور کتنی بقایا ہے مل وار بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟

(و) شوگر سیس فنڈز کے استعمال کی اجازت کون دیتا ہے اگر کوئی کمیٹی ہے تو اس کے ممبران کے نام بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) سفینہ شوگر مل کے مالک کا نام نعمان احمد خان، رمضان شوگر مل کے مالک کا نام میاں سلیمان شہباز شریف اور مدینہ شوگر مل کے مالک کا نام میاں محمد رشید ہے۔

(ب)

سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,038,143 میٹرک ٹن

2017-18 = 973,670 میٹرک ٹن

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 982,304 میٹرک ٹن

2017-18 = 944,089 میٹرک ٹن

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,205,955,434 میٹرک ٹن

2017-18 = 1,084,801,180میٹرک ٹن

(ج) تمام شوگر ملز نے کسانوں کی ان سالوں کی تمام رقم ادا کر دی ہے۔

(د)

سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 77,860,730روپے

2017-18 = 73,025,234روپے

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 77,672,813روپے

2017-18 = 78,806,659روپے

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 90,644,658روپے

2017-18 = 81,360,089روپے

(ہ) مذکورہ بالا تمام ملز نے شوگر سیس فنڈ کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔

سیریل نمبر	نام منصوبہ	لاگت	سال	کیفیت
1	تعمیر سڑک اڈا جامعہ تا گڈیاں والا پل	13.500	2016-17	مکمل
2	تعمیر سروس روڈ ملحقہ مین روڈ گرین سٹور تا جامعہ آباد	25.574	2016-17	مکمل
3	تعمیر سڑک دروہٹہ تا عدلانہ لنک سڑک کالونی موڑ تا	17.730	2016-17	جاری

نوٹ: سال 18-2017 میں چار کروڑ انسٹھ لاکھ وصول ہوئے جن کے منصوبے ابھی منظوری کے مراحل میں ہیں جو کہ شوگر سیس کمیٹی کے فریش نوٹیفکیشن کے بعد منظور ہوں گے۔

(و) شوگر فنڈ کے استعمال کے لئے ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی جو کہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔ منصوبوں کو کلیئر کر کے ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، جو کہ ڈویژنل کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔ اس کے پاس بھیجتی ہے، جس میں منصوبے پاس کئے جاتے ہیں۔ ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ شوگر ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Deputy Comissioner
2. Deputy Director Agriculture (Ext)
3. Additional Deputy Comissioner (F&P)
4. Xen Highway
5. Reps. of P&D
6. Two Reps. of each Sugar Mills
7. Two Reps. of Growers of each Sugar Mills.

ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Divisional Commissioner
2. Deputy Commissioner
3. Director (Dev. & Finance)
4. Reps. of P&D
5. S.E Highways.
6. Deputy Director Agriculture (Ext.)
7. Deputy Director (Food).
8. MD/GM or Reps of each Sugar Mills.
9. Reps. of Growers.

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ پچھلے سیشن میں بھی preside کر رہے تھے جب میں نے یہی سوال کیا تھا تو اس دن منسٹر صاحب ناراض ہوگئے تھے پھر آپ نے تھوڑی مہربانی کی تھی۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائی جائے نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟ انہوں نے ایک مل کے بارے میں سیریل نمبر 3 کی کیفیت میں لکھا ہے کہ "جاری" اور باقی دو ملوں کے بارے میں "مکمل" لکھا ہے جبکہ انہوں نے منصوبوں کا نہیں بتایا۔ جو مکمل ہوئے ہیں ان کا بھی نہیں بتایا اور جو مکمل نہیں ہوئے ان کا بھی نہیں بتایا۔

جناب سپیکر! اگر آپ ان منصوبوں کو دیکھیں تو یہ تمام ملوں کے سروس روڈ، yard اور انہی سے متعلق منصوبے ہیں۔ یہ پیسا کاشتکار کا بھی ہے اور مل مالکان کا بھی ہے۔ یہ پچاس فیصد کاشتکار کا ہے اور پچاس فیصد مل کا ہے۔ اگر ہمارے پیسے سے ہی مل مالک نے اپنی مل کی سروس روڈ اور یارڈ میں کام کروانا ہے تو پھر کاشتکار کہاں پر کھڑا ہوا ہے، یہ ذرا مہربانی کریں کہ باقی جو دو ملوں کی detail نہیں آئی وہ بھی منسٹر صاحب زبانی بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ تین منصوبے ہیں جس کا ابھی معزز ممبر نے ذکر فرمایا۔نمبر1، تعمیر سڑک اڈا۔۔۔

جناب سپیکر:جی،وہ آ گیا ہے۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!اس میں یہ ہے کہ جو18-2017کے4 کروڑ59لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں جن کے منصوبے منظوری کے مراحل میں ہیں۔یہ منصوبے جیسے ہی منظوری کے مراحل سے مکمل ہوں گے جبکہ شوگر سیس کمیٹی کے نوٹیفکیشن ہوئے ہیں وہ اس میں لائیں گے اور پھر ان پر بھی کام جاری کروا دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!میرا سوال اور ہے جواب کوئی اور دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں پچھلے18-2017کے منصوبوں کا پوچھ رہا ہوں اور میرے خیال میں وہfreshمنصوبوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،انہوں نے ابھی جواب دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!یہ ایک ملز کے منصوبے ہیں اور یہ ایک سال پہلے مکمل ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر:آپ کا مقصد ہے کہ یہ باقی ملوں کے منصوبوں کی بھیdetailدیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!یہ باقی ملوں کے منصوبے بھی نہیں ہیں۔میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مل کے گیٹ پر کام ہوا ہے اور یہ مل کا سروس روڈ ہے جو انہوں نےmain roadکے ساتھ مل کے لئے تعمیر کیا ہے۔یہ شوگر سیس کا پیسا کھیت سے مل تک سڑکوں کے لئے ہے۔ادھر انہوں نے کوئی سکیم نہیں بتائی جو کہ ان کے اپنے جواب میں ہے۔

جناب سپیکر!میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کسان کے مفاد کو کس جگہ پر مد نظر رکھا گیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ fresh question جمع کروائیں اور ان کو reply مل جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ fresh question کیسے بنتا ہے؟

جناب سپیکر! جز (ہ) میں میرا سوال ہی یہ ہے کہ ان دو سالوں کے دوران اس شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے منصوبے ابھی جاری ہیں؟ میں تو یہ ان سے پوچھ رہا ہوں اور وہ کہتے ہیں کہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں یہ بھی دیکھ لیں کہ آپ نے اس میں ایک مل کے منصوبے کی detail دی ہے، آپ باقی ملوں کے منصوبوں کی detail بھی دیں اور ان کو اس کے معیار کی بھی detail دے دیں۔ اس سوال کو pending کر لیتے ہیں اور آپ next time یہ detail دے دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، اب سوال pending ہو گیا ہے۔

ملک محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث شاد: جناب سپیکر! صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیوں؟ وہ سارے ادھر بیٹھے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔

ملک محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ادھر سے سارے صحافی چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! تسی ناں جاؤ باقی وی ٹُر جان گے۔ (قہقہے)

میاں محمود الرشید! آپ ذرا جائیں اور ان کو کہیں کہ آ جائیں جو بھی مسئلہ ہے چوہان صاحب حاضر ہیں۔ اب اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ Sorry اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 884 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سستی روٹی کے منصوبہ پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***884: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دور حکومت میں سستی روٹی سکیم پر اربوں روپے خرچ کئے گئے؟

(ب) صوبہ میں سستی روٹی سکیم میں مکینیکل تندروں اور عام تندروں پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) سستی روٹی سکیم کے منصوبے پر اور اس کی تشہیر پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی نیز کل کتنا خسارہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا حکومت سستی روٹی کے ناکام منصوبے کی منصوبہ سازی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دوران سستی روٹی سکیم کے تحت محکمہ خوراک پنجاب کی طرف سے 504325 میٹرک ٹن گندم جاری ہوئی جس پر سبسڈی کی مد میں مبلغ 13.374۔ارب روپے خرچ ہوئے۔

(ب) محکمہ خوراک سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے میرے سوال کے پہلے جز کا جواب دے دیا ہے اور باقی تین جزوں کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ یہ محکمہ سے متعلق ہی نہیں ہیں جبکہ یہ اسی محکمہ سے متعلق سوال ہے۔ میرا ناقص علم یہ کہتا ہے کہ یہ ساری جزیات اسی وزارت سے متعلقہ ہیں۔ اگر ان کے پاس جواب اس وقت تیار نہیں ہے تو یہ اس کو pending بھی کروا سکتے ہیں، یہ اس پر ٹائم لے لیں اور ہم دوبارہ اس کو ہاؤس میں لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ان کے سوال کے جز (ب)، (ج) اور (د) انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ یہ سستی روٹی انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو سستی روٹی فوڈ ڈیپارٹمنٹ والے handle کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ان کی monitoring and handling انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کرتی رہی ہے اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ صرف گندم دیتا رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں! اس میں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ سستی روٹی سکیم میں 13۔ارب روپے کی سبسڈی دی گئی ہے اور اس کا پتا نہیں ہے کہ وہ رقم کیسے اور کہاں نکل گئی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ گندم تو آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی گئی ہے۔ مزید اس میں یہ ہے کہ انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ مکینیکل تنور و عام تنوروں پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ان سب کو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ دیکھتی رہی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! جز (ب) کو وہ دیکھ لیں گے لیکن جو آپ کی اتنی گندم گئی ہے اس کو تو آپ نے دیکھنا ہے آیا اس کا صحیح استعمال ہوا ہے یا نہیں ہوا۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!صرف جز(الف) محکمہ سے متعلق بنتا ہے اور اگر آپ حکم دیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو thrash out کریں اور چیک کریں۔ہم جز(الف) کو pending کرتے ہیں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!میں جز(الف) کا reply دیتا ہوں لیکن یہ انڈسٹری کے لئے fresh question دے دیں۔جز(الف) کا جواب میرے پاس ہے وہ میں جواب دے دیتا ہوں جو میرے محکمہ سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں!جو آپ کے محکمہ کے متعلقہ نہیں ہے وہ دوسرے محکمے کو دیں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!جز(الف) محکمہ خوراک سے متعلق ہے اور میں اس کا جواب دے دیتا ہوں اور باقی۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جی، ذرا خاموشی اختیار کریں۔Please order in the House.

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!جز(الف) یہ بالکل درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دوران سستی روٹی سکیم کے تحت محکمہ خوراک پنجاب کی طرف سے 5,4,325 میٹرک ٹن گندم جاری ہوئی ہے اس پر سبسڈی کی مد میں 13۔ارب 3 کروڑ اور 74 لاکھ روپے خرچ ہوئے مزید باقی جواب اس محکمہ سے متعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں!یہ 13۔ارب روپے اتنی بڑی رقم ہے آپ نے اس کا آڈٹ نہیں کروایا؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!اس کے سپیشل آڈٹ کا کہا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: وہ اس جواب میں آنا چاہئے تھا۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!بلکہ میں اس کا forensic audit کرانے جا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کا کب تک آڈٹ ہو جائے گا؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ اگلے اجلاس میں رپورٹ پیش کر سکوں۔

جناب سپیکر: ہم اگلے اجلاس تک اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ مزید جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہیں وہ ان کو refer کر دیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی، بتائیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! یہ اگر انوسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ کا بھی کام ہے تو یہ انوسٹی گیشن ہمارے منسٹر صاحب کروائیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا بجٹ ہے اس پر کوئی کمیٹی بنا دیں جو اس کو peruse کرتی رہے اور دیکھتی رہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر اتنے سالوں میں اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے اور کسی کو پتا نہیں ہے کہ یہ اتنے پیسے کہاں گئے؟ ابھی بھی وہ clear نہیں ہے کہ آگے کیا کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہر چیز پر کمیٹی نہیں بن سکتی۔ یہ ڈیپارٹمنٹ نے ہی کام کرنا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ نے اس کے آڈٹ کرنے کے کب آرڈر کئے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! دیانتداری کی بات یہ ہے کہ میں نے کافی پہلے سے یہ کہا ہوا ہے۔ اسے expedite کروانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس پر کوئی time limit کریں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری کوشش اس میں یہ تھی کہ میں اس کا forensic audit کراؤں تاکہ یہ پتا چل سکے کہ اس میں کتنی لوٹ مار ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اگلے اجلاس میں یہ آڈٹ رپورٹ پیش کریں تاکہ پتا چلے کہ یہ آڈٹ رپورٹ کیا کہتی ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اسے expedite کروانے کی ضرورت ہے وہ میں کرواتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 899 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: کوٹ نیناں میں مراکز خرید گندم سے متعلقہ تفصیلات

***899: جناب منان خان:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ نیناں ضلع نارووال میں محکمہ خوراک کا پروکیورمنٹ سنٹر (مرکز خرید گندم) تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سنٹر ختم کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو اس سنٹر کو ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت یہ سنٹر دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ اس ضمن میں تفصیلی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1. یہ کہ کوٹ نیناں محکمہ خوراک کا عارضی مرکز خرید گندم رہا ہے۔ سکیم سال 04۔2003 سنٹر ہذا کا ٹارگٹ برائے خرید گندم 70,000 بوری تھا جس میں سے 54032 بوری گندم خرید ہوئی جو کہ 14 عدد گنجیوں اور ایک عدد ٹین شیڈ گودام میں ذخیرہ ہوئی۔ تمام گندم مختلف مراکز کو ترسیل ہوئی۔ گنجیوں میں ذخیرہ شدہ گندم موسمی حالات کی وجہ سے خراب ہوئی۔ ترسیل ہونے کے بعد 1407 بوری گندم اور 4493 بوری باردانہ اے کلاس خراب ہو گیا جس کی ریکوری متعلقہ سٹاف پر مبلغ۔/3663566 روپے ڈال دی گئی۔ دوران سکیم 04۔2003 میں کوٹ نیناں کے زمینداران اور کاشتکاران متعلقہ سنٹر سٹاف سے گن پوائنٹ پر 23801 بوری باردانہ اے کلاس لے گئے لیکن آج تک کسی بھی زمیندار/کاشتکار

نے باردانہ واپس نہ کیا ہے۔ مذکورہ باردانے کی ریکوری بھی متعلقہ سٹاف پر ڈالی گئی۔

2. سکیم04۔2003میں سٹاف سے ہونے والی زیادتیوں کی وجہ سے کوٹ نیناں سنٹر بند کر دیا گیا۔کوٹ نیناں کا علاقہ انتہائی نشیبی ہے ایک طرف دریائے راوی اور دوسری طرف سیلابی نالہ بئیں ہے۔ جس کی بناء پر سٹاک گندم غیر محفوظ رہتا ہے۔

3. یہ کہ کوٹ نیناں سنٹر کو بند کر کے علاقہ کو مرکز خرید گندم شکر گڑھ کے ساتھ منسلک کر دیا گیاجو کہ کوٹ نیناں سے صرف 11 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

4. یہ کہ سیاسی دباؤ کی وجہ سے کوٹ نیناں سنٹر کو سکیم10۔2009میں دوبارہ کھولا گیا لیکن علاقہ کے لوگوں کی روش نہ بدلی۔ مختلف ہتھکنڈوں سے متعلقہ سٹاف کو ہراساں کیا گیا اس کے علاوہ محکمہ مال کے افسران / تحصیلدار کو بھی ہراساں کیا گیا۔ سکیم سال 10۔2009میں بھی محکمہ خوراک کے افسران پر ایف آئی آر درج کروادی گئی۔ جس کی وجہ سے محکمہ مال اور محکمہ خوراک کے افسران کو گرفتار کروادیا گیا اور خرید شدہ گندم کو مقامی انتظامیہ کے ساتھ مل کر گوجرانوالہ ترسیل کروایا گیا۔

5. یہ کہ سکیم سال04۔2003اور10۔2009میں محکمہ مال اور محکمہ خوراک کے عملہ کے ساتھ ہونے والی سخت زیادتیوں کی وجہ سے کوٹ نیناں سنٹر پھر بند کر دیا گیا۔کوٹ نیناں کے بدلے تحصیل شکر گڑھ میں منڈی خیل سنٹر سکیم 11۔2010میں کھولا گیا۔ کوٹ نیناں کا کچھ علاقہ شکر گڑھ کے ساتھ اور کچھ علاقہ منڈی خیل کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔ اُس وقت سے اب تک سات سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس دوران منڈی خیل سنٹر کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ جہاں پر گورنمنٹ کا کبھی ایک دانہ گندم کا بھی نقصان نہ ہوا ہے۔ بمطابق catchment area قانونگوئی کوٹ نیناں کو شکر گڑھ کے ساتھ اور دوسری قانونگوئی بارہ منگا کو منڈی خیل کے ساتھ attach کر دیا گیا ہے۔ جس کی بناء پر کوٹ نیناں کے زمینداران بغیر کسی شکایت کے ان مراکز پر بآسانی اپنی گندم لا کر محکمہ کو ہر سال فروخت کرتے ہیں اور کسی قسم کا انتظامی نقطہ نظر سے کوئی ناخوشگوار واقعہ ان سات سالوں میں رونما نہ ہوا ہے۔

6. یہ کہ کوٹ نیناں مرکز خرید گندم اس لحاظ سے بھی غیر موزوں ہے کہ یہ پاکستان اور انڈیا کی سرحد سے چند فرلانگ کے فاصلے پر ہے۔ آئے دن انڈین آرمی کی بلا اشتعال فائرنگ اور گولہ باری سے کئی گردونواح کے دیہات میں بے گناہ انسانی قیمتی جانوں اور مویشیوں کا زیاں معمول کی کارروائی ہوتی رہتی ہے۔ اس علاقہ میں کڑوروں روپے کی گورنمنٹ کی گندم کو ذخیرہ کرنا کسی بھی خطرے سے خالی نہ ہے کوٹ نیناں کی خوفناک تاریخ اور وہاں پیدا ہونے والے لاء اینڈ آرڈر کے مسائل کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی اہلکار وہاں تعینات ہونے کو تیار نہ ہے۔

7. یہ کہ کوٹ نیناں کے مقام پر سرکاری گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی سٹوریج رہائش دستیاب نہ ہے اگر گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کیا جائے تو زیادہ بارشوں کا علاقہ ہونے کی بناء پر گورنمنٹ کا سٹاکس کو کروڑوں کا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ اگر یہاں سے خرید کردہ گندم کو دوسرے اضلاع میں شفٹ کیا جائے تو transportation کی مد میں گورنمنٹ کو لاکھوں روپے ادا کرنے پڑیں گے۔ اس کے برعکس شکر گڑھ اور منڈی خیل میں سٹوریج رہائش میسر ہے اور یہ دونوں مراکز بارشوں / سیلاب کے خطرات سے بھی محفوظ ہیں۔

(ج) جی، نہیں۔ اس سلسلہ میں جناب سیکرٹری فوڈ، پنجاب نے مورخہ 02.08.2016 کو ایک high power کمیٹی بنائی ۔ جو کہ ڈی سی او، نارووال، ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ، گوجرانوالہ ڈویژن اور اسسٹنٹ کمشنر، شکر گڑھ پر مشتمل تھی۔ ڈی سی او، نارووال نے جناب سیکرٹری فوڈ، پنجاب کو مورخہ 08.09.2016 کو تفصیلی رپورٹ ارسال کی جس میں انہوں نے تحریر کیا کہ:

"Reopening of kot nainan centre is not recommended."

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں لکھا ہے کہ کوٹ نیناں میں مرکز خرید گندم تھا، ہمارا ضلع نارووال 1990 میں بنا تھا اور یہ سنٹر اس سے پہلے موجود تھا۔ یہاں محکمہ اور آڑھتیوں کی ملی بھگت پکڑی گئی تھی جس کی وجہ سے ان پر ایف آئی آرز ہوئیں اور انہوں نے اس کا

حل یہ نکالا ہے کہ وہ سنٹر ہی ختم کر دیا ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا رٹ قائم کرنا حکومت کا کام نہیں ہے؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سنٹر ہی ختم کر دیا جائے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ہم یہی تو عرض کر رہے ہیں کہ جب یہ سنٹر بند ہوئے تھے اس وقت کے حکمرانوں کی writ نہیں تھی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جواب کافی لمبا ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ہم سنٹرز بنانے کی طرف جا رہے ہیں۔ میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر ان کے علاقے میں کوٹ نیناں سنٹر کے حوالے سے بھی بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جواب میں صاف لکھا ہے کہ کوٹ نیناں مرکز خرید گندم اس لحاظ سے بھی غیر موزوں ہے کہ یہ پاکستان اور انڈیا کے بارڈر پر چند فرلانگ کے فاصلے پر ہے اور وہاں انڈین آرمی کی طرف سے شیلنگ ہوتی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: جو لکھا ہوا ہے وہ سن لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ سکیورٹی issue ہے اور سٹوریج کی accommodation بھی نہیں ہے۔ منسٹر صاحب! یہی بات ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جی۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہاں شیلنگ ہوتی ہے لیکن یہ انٹر نیشنل باؤنڈری ہے اور یہاں پر شیلنگ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! وہ دوسرا ایریا ہے لہٰذا ان کا جواب جھوٹ پر مبنی ہے۔ یہ پرانا سنٹر تھا میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ سرحدی علاقے کے کسانوں کے مسائل اور بھی زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر: جناب منان خان! یہ بتائیں کہ اس کے قریب ترین کون سا سنٹر ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! انہوں شکر گڑھ سٹی میں منڈی خیل میں سنٹر بنایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: شکر گڑھ سٹی اور اس کا کتنا فاصلہ ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! تقریباً 20 کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ سرحدی ایریا ہے یہاں کے لوگوں کے پہلے ہی بہت سارے مسائل ہیں ہماری ڈیفنس کی فورسز تو ان کو اپنی زمینوں سے مٹی تک نہیں اٹھانے دیتیں۔ یہاں سے سنٹر ختم کرکے ان لوگوں کے لئے اور مسائل پیدا کئے گئے ہیں لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ اس سنٹر کو بحال کیا جائے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اُس وقت کی حکومت نے غلط کیا تھا لیکن میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور اس کا بہتر solution نکال لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کے درمیان کوئی ایسی جگہ دیکھ لیں جہاں آپ کا concern بھی ٹھیک ہو اور ان کا بھی ٹھیک ہو جائے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے لیکن یہ بات کہ اس جگہ شیلنگ نہیں ہوتی۔ یہ انڈیا سے کیا توقع رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! کیا انڈیا معاف کرے گا، کیا انڈیا چھوڑے گا، انڈیا تو نہتے کشمیریوں کو معاف نہیں کر رہا ہے۔ انڈیا تو کوئی موقع نہیں جانے دیتا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب commitment دے دیں کہ یہ سنٹر بحال کر دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس سنٹر اور دوسرے کے درمیان کوئی موزوں جگہ طے کرکے بنا دیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ یہ سنٹر پولیس سٹیشن کے بالکل ساتھ تھا۔

جناب سپیکر: چلیں کوئی بات نہیں اب یہ amicably طے ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!بہت شکریہ۔سوال نمبر975 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شوگر کین کرشنگ کے حوالہ سے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***975: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نومبر / دسمبر کے مہینوں میں شوگر کین کی کرشنگ کے حوالے سے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ؟

(ب) کسانوں کو شوگر مل مالکان سے گنے کا کیا معاوضہ طے پایا اس معاوضے کی وصولی یقینی بنائی گئی اگر نہیں تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ج) کیا تمام شوگر مل مالکان نے کسانوں کے پچھلے سال کے تمام بقایا جات ادا کر دیئے تھے اگر نہیں تو کسانوں کی داد رسی کا کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) نومبر / دسمبر کے مہینوں میں کسانوں کی شکایات کے فوری ازالے کے لئے پنجاب حکومت کی طرف سے صوبائی وزیر خوراک کی سربراہی میں کابینہ کمیٹی قائم کی گئی۔ مزید برآں کابینہ کمیٹی اور پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کی میٹنگز منعقد ہوئیں جس میں پنجاب گورنمنٹ کی کاوشوں سے پنجاب کی تمام شوگر ملز نے کرشنگ کا آغاز کر دیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 23۔نومبر کو حکومتِ پنجاب کی جانب سے دفعہ 144 کا نفاذ کیا گیا جس کی روح سے شوگر ملوں کو CPR کے اجراء، کسانوں کو تاخیر سے ادائیگی اور وزن میں کٹوتی کے سلسلے میں پابند کیا گیا۔ اسی طرح غیر قانونی کنڈا جات کو بھی غیر قانونی قرار دیا گیا۔

ہر شوگر مل کے اندر متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی جانب سے ایک شکایت سیل بنایا گیا نیز محکمہ انڈسٹریز کے نمائندگان کو ملز کے اوزان کی 24 گھنٹے کی بنیادوں پر جانچ پڑتال کے لئے پابند کیا گیا۔

حکومتِ پنجاب کی ہدایت پر حساس اداروں کو گنے کی خریداری کے نظام کی مؤثر مانیٹرنگ کے لئے پابند کیا گیا جن کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر کابینہ کمیٹی اور شوگر سیکٹر کے سامنے پیش ہوتی رہی اور جس کی بنیاد پر کابینہ کمیٹی کی ہفتہ وار میٹنگز میں ان کا جائزہ لیا جاتا تھا اور جہاں جہاں ضروری کارروائی کی ضرورت پیش آتی رہی، متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ہدایات جاری کی جاتی رہیں۔کسانوں کی سہولت کے لئے محکمہ خوراک نے پنجاب کی سطح پر ایک کال فری نمبر 080013505 مہیا کیا گیا۔

اسی طرح یہاں یہ بات بھی مناسب ہو گی کہ پنجاب کی 10 شوگر ملوں کو مبلغ 45 لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا۔ غیر قانونی کنڈاجات کے خلاف 727 ایف آئی آرز کا اندراج کیا گیا اور مبلغ 51 لاکھ 98 ہزار جرمانہ عائد کیا گیا۔

پنجاب کی تمام 41 شوگر ملز کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت کارروائی کی گئی۔

(ب) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق (1)16 کے تحت ہر سال کرشنگ سیزن شروع ہونے سے پہلے گنے کی کم سے کم قیمت مقرر کرنے کے لئے شوگر کین کنٹرول بورڈ کی میٹنگ منعقد کی جاتی ہے جس میں شوگر ملوں اور کسان کے نمائندے بھی شرکت کرتے ہیں۔امسال بھی مورخہ 04.10.2018 اور 25.10.2018 کو کین کمشنر کی سربراہی میں کنٹرول بورڈ کی میٹنگز منعقد کی گئیں اور شوگر ملوں اور کسان کے نمائندوں کی باہمی مشاورت کے بعد گنے کی کم سے کم قیمت۔/180 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی گئی اور اس کی وصولی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

حساس اداروں کی رپورٹس کے مطابق پنجاب کی تمام فنکشنل شوگر ملز 180 روپے فی 40 کلوگرام کے حساب سے ادائیگی کر رہی ہیں بلکہ چند شوگر ملز 190 اور 195 روپے فی 40 کلوگرام کے حساب سے بھی خریداری کر رہی ہیں۔

(ج) کاشتکاروں کی گزشتہ سال کی رقم جو کہ تقریباً177۔ارب تھی،اس کا97فیصد حصہ 30۔جولائی2018تک ادا کیا گیا تھا جبکہ 5۔ارب 64 کروڑ روپے یکم اگست 2018 کو قابلِ ادائیگی تھے۔موجودہ حکومت مروجہ قوانین کے مطابق تمام نادہندہ شوگر ملز کے خلاف حسبِ ضابطہ کارروائی کی اور کسانوں کی ڈوبی ہوئی رقم میں5۔ارب روپے کسانوں کو ادا کروائے۔

اس طرح گزشتہ سال کی قابلِ ادائیگی رقم کا99.60فیصد حصہ کسانوں کو ادا کر دیا گیا ہے۔63 کروڑ80لاکھ روپے کی رقم ابھی بھی قابلِ ادائیگی ہے۔شوگر ملوں کی چینی اور زمین کی قرقی کر کے ریکوری کروانے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں تاکہ کاشتکاروں کی100فیصد ادائیگی ہو سکے۔

مزید برآں گنے کے کاشتکاروں کے مسائل کے مستقل بنیادوں پر حل کے لئے حکومتِ پنجاب بہت جلد بین الاقوامی طرز کے قوانین وضوابط لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمٰی کاردار:جناب سپیکر!منسٹر صاحب نے میرے سوال کا بہت اچھا اور تفصیل کے ساتھ تسلی بخش جواب دیا ہے۔میں صرف جز(ج)کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں انہوں نے کہا ہے کہ یکم اگست 2018 کو5۔ارب64 کروڑ روپے واجب الادا تھے ان میں سے 5۔ارب دلوا دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر:محترمہ!آپ جواب نہ پڑھیں بلکہ بتائیں کہ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ عظمٰی کاردار:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے کہ 63 کروڑ80لاکھ روپے ابھی قابل ادا ہیں---

(اذان ظہر)

جناب سپیکر:جی،محترمہ کاردار اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظمٰی کاردار:جناب سپیکر!اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ضمنی سوال پوچھ لوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے سوال کا پورا جواب آگیا ہے کہ جو بقایا رقم ہے اس پر انہوں نے already action لیا ہوا ہے اور recovery کے احکامات بھی جاری کئے ہوئے ہیں پھر آپ کا کیا ضمنی سوال بنتا ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ابھی جو 63 کروڑ 80 لاکھ روپے بقایا ہیں۔ وہ کون سی ملز کے ذمہ ہیں ان کے نام بتا دیں۔ جب وہ ملز والے ادائیگی کریں گے تو رولز اور قوانین کے مطابق جو ایک سال کا interest دینا پڑتا ہے کیا وہ بھی ان سے لیا جائے گا یا نہیں لیا جائے گا؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں پہلے تو یہ بات واضح کر دوں کہ جو 63 کروڑ روپیہ باقی ہے۔

جناب سپیکر: اس کا تفصیل کے ساتھ جواب آگیا ہے۔ محترمہ! جن ملوں کے ذمہ بقایا جات ہیں ان کی recovery کے آرڈر ہو چکے ہیں جو ٹھیک ہوئے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 990 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کیمیکلز ملے دودھ کی سپلائی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*990: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز ملے دودھ کی سپلائی جاری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے سال 18-2017 سے آج تک مذکورہ دودھ کی سپلائی اور تیاری روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، اس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات میں کھاد، سرف اور دیگر کیمیکل ملے دودھ کی سپلائی جاری ہے سوائے چند عناصر کے جو اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث ہیں اور ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات کے شہریوں کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لئے کوشاں ہے اور اس ضمن میں فوڈ سیفٹی و ڈیری سیفٹی ٹیمیں دودھ کی دکانوں اور ڈیری پروڈکٹس تیار کرنے والے احاطوں کو باقاعدگی سے چیک کرتی ہیں اور شہر کے داخلی راستوں پر ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کرتی ہیں۔

سال2017-18 میں مندرج شہروں میں فوڈ سیفٹی و ڈیری سیفٹی ٹیموں نے 11,610دودھ والی گاڑیوں کو چیک کیا جن میں سے195,470لیٹر دودھ غیر معیاری و ملاوٹ زدہ ہونے کی بناء پر تلف کیا گیا۔ سال2017-18میں فوڈ سیفٹی و ڈیری سیفٹی ٹیموں نے11,135دودھ کی دکانوں / احاطوں کو چیک کیا جن میں سے182 دکانوں کو سیل کیا، 7511کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے، 6,788,300روپے جرمانہ عائد کیا گیا، سات افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئی اور پانچ کو گرفتار کروایا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جواب کے جز(الف) کے حوالے سے ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ action is being taken against those people یعنی جنہوں نے دودھ میں preservative add کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ لاہور میں دودھ outskirt area یعنی اوکاڑہ اور ساہیوال سے آتا ہے۔ دودھ کی 5:00 بجے milking ہوتی ہے اور لاہور تقریباً 10:00 سے 11:00 بجے پہنچتا ہے۔ اگر دودھ میں preservative add ہو رہے ہیں اور recent report بھی یہ آئی ہے کہ preservatives add ہوتے ہیں تو اس سے بچوں کی صحت خراب ہوتی

ہے، حاملہ عورتیں affect ہوتی ہیں اور عورتوں کے facial متاثر ہوتے ہیں۔ بہت اچھی بات ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب اس کا جواب لے لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے وہ ہمیں verify کریں اور اس کے against کیا steps لئے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! ذرا آگے پڑھیں تو لکھا ہوا ہے کہ سات افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی اور پانچ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ منسٹر صاحب! باقی آپ بتا دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات کے شہریوں کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لئے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے اس ضمن میں فوڈ سیفٹی اور ڈیری سیفٹی ٹیمیں دودھ کی دکانوں اور ڈیری پروڈکٹس تیار کرنے والے احاطوں کو باقاعدگی سے چیک کر رہی ہیں اور شہر کے داخلی راستوں پر ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! سال 18-2017 میں ان شہروں میں فوڈ سیفٹی، ڈیری سیفٹی ٹیموں نے 11610 دودھ والی گاڑیوں کو چیک کیا جن میں سے 195470 لیٹر دودھ غیر معیاری و ملاوٹ زدہ ہونے کی بنیاد پر تلف کیا گیا پھر 18-2017 میں ہی فوڈ سیفٹی اور ڈیری سیفٹی ٹیموں نے 11135 دکانوں / احاطوں کو چیک کیا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ جواب آ گیا ہے۔ آپ مختصر یہ بتا دیں کہ آئے روز اخبارات میں آتا ہے کہ آپ ان چیزوں پر action لے رہے ہیں۔ محترمہ کا مقصد ہے کہ ان چیزوں کو اور زیادہ forcefully tackle کریں اور اس پر سزائیں دلوائی جائیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، بالکل۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! 12۔ جنوری کو وزیراعظم نے وزیر لائیو سٹاک کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دی ہے جو دودھ کو pasteurized کرنے کی حکمت عملی تیار کر کے لائے گی۔ ایک good news یہ ہے کہ ہم اس پر مزید کڑی نظر رکھیں گے اور 2022

کے بعد کھلا دودھ مارکیٹ میں available نہیں ہو گا بلکہ pasteurized دودھ پیکنگ میں available ہو گا۔

جناب سپیکر: پنجاب فوڈ اتھارٹی آپ کے ہی دور میں بنی تھی وہ اچھا ادارہ بن گیا تھا اب انہوں نے بھی اچھا کام کیا ہے یہ اسے آگے بڑھا رہے ہیں اور یہ forcefully ہو رہا ہے اس ادارے میں جتنی بہتری لائی جائے وہ کم ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، بالکل پنجاب فوڈ اتھارٹی نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اگر action لیا جا رہا ہے تو what is the action اور اگر دودھ میں preservatives add ہیں تو ہم اس کے against اور کیا steps لے سکتے ہیں تاکہ ہمارے لوگوں کی صحت خراب نہ ہو؟

جناب سپیکر: وہ تو کر رہے ہیں۔ پرچے بھی ہو رہے ہیں اور دوسری کارروائی بھی ہو رہی ہے۔ اب اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 991 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: مراکز خرید گندم اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*991: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں گندم کی خرید کے کتنے مستقل اور کتنے عارضی مراکز قائم کئے گئے؟

(ب) ان مراکز پر کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور کسانوں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے گندم کا سرکاری نرخ کیا مقرر کیا گیا ہے کیا مقرر کردہ نرخوں سے زائد نرخ وصول کرنے کی شکایات موصول ہوئیں اگر جواب ہاں ہے تو ایسی شکایات کا ازالہ کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) ان مراکز پر اس وقت کتنی گندم کس کس سال کی موجود ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) لاہور شہر میں دو مستقل اور دو عارضی مراکز خرید قائم کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. رائیونڈ۔ مستقل مرکز خرید گندم
2. رکھ چھبیل۔ مستقل مرکز خرید گندم
3. برکی۔عارضی مرکز خرید گندم
4. کاہنہ۔عارضی مرکز خرید گندم

(ب) ان مراکز خرید پر مندرجہ ذیل ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں:

نمبر شمار	نام مرکز	تعداد اہلکار تعینات
1۔	رائیونڈ	11
2۔	رکھ چھبیل	10
3۔	برکی	9
4۔	کاہنہ	6

کسانوں کی سہولت کے لئے ان مراکز متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کی مدد سے گرمی سے بچاؤ کے لئے ٹینٹ، پنکھے / ائر کولر بیٹھنے کے لئے کرسیاں، میزیں اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(ج) سال سکیم19۔2018میں خریداری گندم ریٹ مبلغ۔/1300روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کیا گیا تھااور حالیہ سکیم20۔2019کے لئے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق مقرر کردہ ریٹ کا اعلان کیا جائے گااور سال19۔2018میں مقرر کردہ نرخوں سے زائد وصولی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی۔

(د) ان مراکز پر ذخیرہ کردہ گندم کی سکیم وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام مرکز	سال سکیم	مقدار گندم میٹرک ٹن
1۔	رائیونڈ	2017-18	2196.469
		2018-19	1245.350
2۔	رکھ چھبیل	2017-18	17140.013
		2018-19	5291.043
3۔	مغلپورہ	2017-18	20904.369
		2018-19	38464.525
		میزان گندم	85241.769

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں جز(ج) کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ سال 19-2018 میں خریداری گندم ریٹ مبلغ -/1300 روپے فی چالیس کلوگرام مقرر کیا گیا تھا لیکن میڈیا نیوز کے مطابق گندم -/1500 روپے فی چالیس کلوگرام فروخت ہوتی رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں جز(د) کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ جز(د) کے جواب میں ایک table provide کیا گیا ہے جس کے مطابق 85241.769 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کی گئی ہے۔ اگر آپ کے پاس اتنی زیادہ گندم پہلے سے ذخیرہ شُدہ موجود ہے تو پھر آٹے کی اتنی زیادہ قیمت کیوں ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! محترمہ نے آٹے کی قیمت کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھا ہے جو کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ قیمتوں کا تعین انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے اور یہ محکمہ خوراک کے purview میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں نے پہلے بھی اس جانب آپ اور محکمہ خوراک کی توجہ دلائی تھی۔ بد قسمتی سے پچھلی حکومت کی negligence اور نالائقی کی وجہ سے اتنی زیادہ گندم اکٹھی ہو گئی۔ میں نے چار پانچ ماہ قبل کہا تھا کہ اس ذخیرہ شُدہ گندم کو release کریں۔

میں نے اس وقت کہا تھا کہ خُدا کے لئے اس گندم کو نکالیں، جتنی export ہو سکتی ہے وہ export کر دیں لیکن یہ گندم ہر صورت گوداموں سے نکالیں تاکہ گودام خالی ہو سکیں، اگلی فصل کو ذخیرہ کرنے کی تیاری کی جا سکے اور کسانوں کا نقصان نہ ہونے پائے۔ اب ہوا کیا ہے؟

میں آپ کو latest report دے رہا ہوں کہ انہوں نے اس ذخیرہ شُدہ گندم کو release کرنے میں تاخیر کی، پہلے پاسکو نے کہا تھا کہ ہم یہ گندم export کر دیں گے لیکن ایسا نہ ہو سکا اور اب بیرون ممالک کی مارکیٹ میں گندم کا rate کم ہو گیا ہے لہٰذا اب گندم export نہیں ہو سکے گی۔ چونکہ اب گندم export نہیں ہو سکے گی تو آپ اس گندم کو سارے صوبے کے اندر release کریں تاکہ گودام خالی ہو سکیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس بارے میں تھوڑی سی تفصیل بتانا چاہتا ہوں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے آپ نے صحافی حضرات کے ساتھ بات کرنے کے لئے بھجوایا تھا۔ ان کے نمائندوں سے تفصیلاً بات چیت ہوئی ہے اور ان کی باتیں بڑی جائز ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ میڈیا مالکان کی طرف سے ہمیں راتوں رات نوٹس ملتا ہے کہ کل سے فلاں فلاں نوکری سے فارغ ہیں۔

جناب سپیکر! تمام چینلز کے اندر چینل مالکان چالیس فیصد downsizing کر رہے ہیں۔ صحافی حضرات یہ کہہ رہے تھے کہ ہم بالکل بے آسرا ہیں اور ہمارے تمام ورکرز کے اندر سخت مایوسی واضطراب پایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! PEMRA Rules اور Labour Laws کے تحت ایسا نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی شخص آپ کا کئی سالوں سے ملازم ہے، وہ آپ کے ادارے کے لئے محنت کر رہا ہے اور آپ راتوں رات اسے چٹھی پکڑا دیں کہ آپ نوکری سے فارغ ہیں تو یہ ایک انتہائی ظالمانہ عمل ہے۔

جناب سپیکر!میں نے اپنے صحافی بھائیوں کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم دو تین parliamentarians پر مشتمل ایک sub-committee بنا دیتے ہیں جو کہ صحافی حضرات کی leadership کے ساتھ بیٹھ کر اس بابت غور وخوض کرنے کے بعد ٹھوس قسم کی تجاویز مرتب کر کے وفاقی حکومت کو ارسال کرے۔

جناب سپیکر!وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ یہاں پر صحافی حضرات کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے اسے ختم ہونا چاہئے۔میں صحافی حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری اس تجویز کو تسلیم کیا ہے۔

جناب سپیکر!اب میری آپ سے درخواست ہے کہ اس بارے میں ایک کمیٹی تشکیل فرما دیں تاکہ ہم اس مسئلے کو اچھے طریقے سے solve کر سکیں۔

جناب سپیکر: یہ بڑی اچھی تجویز ہے۔جناب محمد بشارت راجا!ایک ایسی کمیٹی بنائیں جو کہ صحافی حضرات کے مسائل کو حل کرنے کے حوالے سے ٹھوس تجاویز مرتب کرے۔اس کمیٹی میں وزیر اطلاعات جناب فیاض الحسن چوہان کو ضرور شامل کریں۔وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور میں میڈیا کے حضرات سے گزارش کروں گا کہ جناب فیاض الحسن چوہان بھی یہی چاہتے ہیں کہ صحافیوں کی دادرسی ہونی چاہئے لہٰذا جناب فیاض الحسن چوہان کے حوالے سے آپ اپنے دلوں میں کوئی خلش نہ رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!آپ کی اجازت سے میں جناب محمد بشارت راجا سے پہلے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!کل جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں ایک میٹنگ ہوئی تھی اور میں بھی اس میں موجود تھا۔ایک بڑی اچھی تجویز اس وقت miss ہو رہی ہے جسے میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! کل یہ تجویز دی گئی تھی کہ گورنمنٹ کی طرف سے اشتہارات کی شکل میں اخبارات کو جو subsidy دی جاتی ہے وہ اس لئے دی جاتی ہے تاکہ اخبارات یا میڈیا کے ملازمین کو تنخواہیں دی جا سکیں۔ وہ اخبارات جو کہ ایک ظالمانہ طریقے سے downsizing کر رہے ہیں ان کے اشتہارات میں کمی کی جائے۔ اخبارات کو اشتہارات کی شکل میں اس لئے سبسڈی دی جاتی ہے تاکہ وہ صحافی حضرات اور ورکرز کو تنخواہیں دے سکیں۔ جب وہ تنخواہیں نہیں دے رہے اور downsizing کر رہے ہیں تو پھر ان کو اشتہارات کم دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! کل جناب محمد بشارت راجا کی موجودگی میں یہ تجویز دی گئی تھی جو کہ میں نے آپ کے گوش گزار کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجا!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل پنجاب اسمبلی پریس گیلری کے نمائندوں اور لاہور پریس کلب کے عہدیداران سے میری میٹنگ ہوئی تھی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے کچھ عرصہ قبل پریس کے معزز ممبران یہاں سے واک آؤٹ کر گئے تھے اور ان کی یہ demand تھی کہ پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک قرارداد ان کے مطالبات کے حق میں پیش کی جائے۔ ہم نے وہ قرارداد پیش کر دی تھی اور اسے ہاؤس نے منظور بھی کیا تھا لیکن اس قرارداد پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! کل میں نے پریس کے نمائندوں کو یہ تجویز دی تھی کہ ہم مزید ایک قرارداد لے کر آتے ہیں جس میں میڈیا مالکان کو categorically تنبیہ کی جائے کہ اگر وہ کارکنوں کو تنخواہیں نہیں دیں گے تو انہیں سرکاری اشتہارات جاری نہیں کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! یہ قرارداد والا کام نہیں ہے۔ میاں محمود الرشید نے کمیٹی بنانے کی جو تجویز دی ہے وہ زیادہ بہتر ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم اس کے لئے کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔ آپ کمیٹی بنا دیں۔ کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے گی اور اس پر ہاؤس کی consent لے کر فیصلہ کیا جائے گا۔ آپ اس بابت ایک کمیٹی بنا دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ ہم کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ یہ کمیٹی صحافی حضرات کے نمائندوں کے ساتھ مذاکرات کرنے کے بعد ایک joint مؤقف پیش کرے گی اور پھر اس کی ہاؤس سے approval لے لیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! کیا آپ بھی اس بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہی بات کرنا چاہتی تھی جو کہ جناب محمد بشارت راجا نے کر دی ہے کہ اس ہاؤس کی طرف سے قرار داد کے ذریعے وفاقی حکومت کو message دیا جائے کہ صحافی حضرات اور ورکرز کا استحصال ہو رہا ہے۔ صحافت اور آزادی اظہار رائے پر قدغن لگائی جا رہی ہے یعنی جس آدمی کی آواز پسند نہیں آتی اسے ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ حکومت اور جمہوریت کے لئے یہ ایک بہت بڑا challenge ہے۔ اگر ہم نے اس پر آج بات نہ کی تو پھر حالات مزید خراب ہو جائیں گے اس لئے میری گزارش ہے کہ اس ہاؤس کی طرف سے وفاقی حکومت کو ایک قرارداد ضرور جانی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! قرارداد کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ اس حوالے سے ٹھوس اور عملی اقدام اُٹھائیں جس سے صحافی حضرات کو فائدہ پہنچ سکے۔ ہاؤس کی یہ کمیٹی بااختیار ہو گی۔ اس کمیٹی میں وزیر اطلاعات جناب فیاض الحسن چوہان شامل ہوں گے۔ اس کمیٹی میں حزب اختلاف کا ایک نمائندہ بھی ضرور شامل کیا جائے اور اس کے علاوہ صحافی یونین کے تین چار نمائندے شامل کئے جائیں۔ یہ سب حضرات مل بیٹھ کر اس معاملے کو حل کرنے کے لئے ٹھوس تجاویز مرتب کریں اور پھر یہ کمیٹی اپنی رپورٹ ہاؤس میں پیش کرے۔

وزیر خوراک سوال نمبر 991 کے حوالے سے بات کر رہے تھے لیکن ان کی بات مکمل نہیں ہو سکی تھی۔ جی، جناب سمیع اللہ چودھری!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب ہم حکومت میں آئے تو ہماری گردن پر گندم کا ایک بڑا ذخیرہ لاد دیا گیا تھا۔ جب ہم حکومت میں آئے تھے تو اُس وقت 72½ لاکھ میٹرک ٹن ذخیرہ شُدہ گندم موجود تھی۔ ہم نے گندم release کرنا شروع کی اور آج ہمارے پاس 31 لاکھ میٹرک ٹن ذخیرہ شُدہ گندم موجود ہے۔ ہمارے پاس اتنا وقت ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ export کئے بغیر اس گندم کے سٹاک کو release کر لیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ذخیرہ شُدہ گندم آرام سے release نہیں ہو سکے گی بلکہ اسے آپ ہنگامی بنیادوں پر release کریں کیونکہ وقت کم ہے اور گندم کا سٹاک بہت زیادہ ہے۔ اس میں کوئی disparity نہیں ہونی چاہئے۔ آپ ساؤتھ، سنٹرل یا اپر پنجاب کا فرق نہ رکھیں بلکہ پورے پنجاب میں یہ ذخیرہ شُدہ گندم release کی جائے تاکہ گوداموں سے ساری گندم نکل جائے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے انشاء اللہ ساری گندم نکل جائے گی۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! میں ایک بہت ضروری بات کرنا چاہ رہا ہوں لہٰذا آپ کو مجھے تھوڑا سا ٹائم دینا پڑے گا۔ میرے والد محترم چودھری عبدالوکیل خان اس ہاؤس کے ممبر رہے ہیں اور آپ کے ساتھی رہے ہیں۔ میرے بھائی چودھری شمشاد احمد خان اس ہاؤس کے ممبر تھے اور آپ کے ساتھی تھے۔ آپ کے علم میں ہے کہ چودھری شمشاد احمد خان، اُس کے بیٹے اور اُس کے دوست کو انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا تھا۔ اس کیس کے بہت سارے ملزم ابھی تک اشتہاری ہیں اور جو ملزمان پکڑے گئے تھے وہ ہمارے ناکارہ سسٹم کی وجہ سے رہا ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت میں اس اہم مسئلے پر بات کرنے کے لئے پوری اسمبلی کا ٹائم لے رہا ہوں اور میں پارٹی سے ہٹ کر یہ بات کر رہا ہوں۔ آپ یہ نہ سوچیں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا کوئی ایم پی اے آپ کے ساتھ بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ آپ کے ہاؤس کا ایک ممبر آپ سے مخاطب ہے۔اس اسمبلی کے وزیر باؤ رضوان میرے بھائی کے قاتلوں کے ساتھ مل کر میرے خلاف سازش کر رہے ہیں،اُن کی مالی امداد کر رہے ہیں۔بعد میں یہ بات ہوتی ہے کہ اگر سازش کا پہلے پتا چل گیا تھا تو کیوں نہیں بتایا گیا؟ اس سے پہلے کہ یہاں ہاؤس میں فاتحہ کی جائے، آپ لوگ یہاں سے فاتحہ کے لئے جائیں میں اسمبلی کے ریکارڈ پر یہ بات لا رہا ہوں کہ میری سکیورٹی کا بندوبست کیا جائے اور اس وزیر کو بلا کر اُس سے بات کی جائے اور اگر آپ حکم کریں گے تو میں بھی آپ کے چیمبر میں آجاؤں گا۔

جناب سپیکر!اُس وزیر کو سمجھایا جائے کہ اس نظریے کا خاتمہ ہو جانا چاہئے کہ اگر کوئی کسی کو پسند نہیں کرتا تو اُس کو قتل یا شہید کر کے اس کی جگہ پر ضمنی الیکشن کرا کر کسی اور کو منتخب کرا لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پورا ہاؤس میری اس بات کی ضرور تائید کرے گا اور بے شک آپ اس مسئلے پر کوئی کمیٹی بنا دیں یا جیسے مناسب سمجھتے ہیں اس بات کا نوٹس لیں اور یہ بات ریکارڈ کا حصہ بن چکی ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔پہلی بات تو یہ ہے کہ رانا شمشاد احمد خان اس اسمبلی کے صرف ممبر نہیں تھے بلکہ وہ میرے دور میں وزیر بھی تھے اور وہ بالکل میرے سگے بھائیوں کی طرح تھے اور اُن کا خاندان آج بھی میرے لئے وہی احترام رکھتا ہے۔آپ کو یاد ہو گا کہ میں خود بھی اُن کی فاتحہ خوانی کے لئے گیا تھا اور مجھے آج بھی اُن کی شہادت پر دُکھ ہے۔اگر اُن کے قاتل دندناتے پھر رہے ہیں تو ہمارے بس میں جو ہوا انشاء اللہ ہم وہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

میں وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا)،وزیر پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین خان)اور آپ کو بلا کر باؤ رضوان سے خود بات کروں گا۔ ہم یہ بات سوموار کو کریں گے لیکن تب تک جناب محمد بشارت راجا اور چودھری ظہیر الدین معزز ممبر کے سکیورٹی کے حوالے سے خدشات دور کریں۔ رانا صاحب!ہم انشاء اللہ آپ کی بات پر پورا پہرا دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب منیر مسیح کھوکھر! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

کرسمس کے موقع پر تمام مسیحیوں کو مساوی فنڈز کی تقسیم کا مطالبہ

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس سال بھی مسیحیوں کے لئے کرسمس کے موقع پر مالی امداد کا اعلان کیا گیا، کروڑوں روپے allocate کئے گئے لیکن بدقسمتی سے وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق نے پورے پنجاب کے تمام ڈی سی او صاحبان کو لیٹر لکھ دیا اور ٹیلیفون کر دیا ہے کہ کرسمس پر مالی امداد صرف اور صرف پی ٹی آئی کے ایم پی ایز جناب ہارون گل، جناب پیٹر گل، محترمہ شُنیلا رُوت اور جناب اعجاز عالم کے لوگوں کو پیسے دیئے جائیں۔ یہ بڑی زیادتی ہوئی ہے کیونکہ ہر پارٹی میں غریب، مستحق اور لاچار لوگ موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں گزشتہ پانچ سال وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور رہا ہوں اُس tenure میں حزب اختلاف کی ہماری بہن محترمہ شُنیلا رُوت تھیں جنہیں ہم نے پورے پانچ سال ترقیاتی فنڈز بھی دیئے اور کرسمس کا package بھی دیا اور یہ روایت تھی۔ یہاں پر میاں محمود الرشید بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے مجھے حکم دیا تھا اور بعد میں وزیر اعلیٰ سے بھی بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ ان کو فنڈز دیں۔

جناب سپیکر! جناب منیر مسیح کھوکھر نے اسی حوالے سے بات کی ہے کیونکہ یہ روایت already چل رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور! آپ نے حکومت یا حزب اختلاف کو نہیں دیکھنا بلکہ آپ اس معاملے کو انصاف کے ساتھ take up کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! کرسمس گرانٹ مختلف اضلاع میں جاتی ہے اور متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کمیٹیاں بناتے ہیں اور اُسی طریقے سے ان اضلاع میں ہوا ہے۔ ڈپٹی کمشنرز اقلیتوں کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو بھی بلاتے ہیں اور اُس کے مطابق یہ گرانٹ تقسیم ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! ہاؤس میں ایک issue raise ہوا ہے تو آپ اس کو ensure کریں اور پھر اس معزز ہاؤس کو بتائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔ سب سے پہلے مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019 لیتے ہیں۔

مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019. Minister for Law may introduce the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019.

MR SPEAKER: The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the concerned Standing Committee for report within two months.

مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019. Minister for Law may introduce the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019.

MR SPEAKER: The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the concerned Standing Committee for report within one week.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

SYED HASSAN MURTAZA: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بل جب کمیٹی میں پیش ہوا تو اس میں پاکستان پیپلز پارٹی کو on board لیا گیا اور نہ ہی ہمیں اس discussion میں شامل کیا گیا اس لئے میرا اس پر اختلاف موجود ہے لیکن آپ نے چیمبر میں کہا کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! انشاءاللہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

Now, the question is:

"That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (4), for para (b), the following be substituted:

"(b) the other member of the Commission shall be a person having expertise and experience of not less than ten years in financial management."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (4), for para (b), the following be substituted:

"(b) the other member of the Commission shall be a person having expertise and experience of not less than ten years in financial management. "

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 to 10

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 11 of the Bill, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3), be added:

"(3) the Commission may impose a penalty which may extend to rupees five hundred thousand upon a person who makes a false, frivolous or vexatious application under subsection (1)."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 11 of the Bill, after sub-clause (2), the following new sub- clause (3), be added:

"(3) the Commission may impose a penalty which may extend to rupees five hundred thousand upon a person who makes a false, frivolous or vexatious application under subsection (1)."

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 12 to 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 12 to 25 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 12 to 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill:

(a) in para (f), the expression", dependent children of spouse" be omitted;

(b) in para (m), sub-para (i) be omitted; and

(c) in para (m), in sub-para (ii), the words and commas "Speaker of the Assembly, Deputy Speaker of the Assembly," be omitted.

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill:

(a) in para (f), the expression" , dependent children of spouse" be omitted;

(b) in para (m), sub-para (i) be omitted; and

(c) in para (m), in sub-para (ii), the words and commas "Speaker of the Assembly, Deputy Speaker of the Assembly, "be omitted.

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as amended, be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as amended, be passed. "

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Skills Development Authority Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment to this motion. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed

4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو بل پیش کیا گیا ہے اس میں بہت سے flaws ہیں۔ آج کل کے دور میں ہم democratic norms develop کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں قومی اسمبلی کے حوالے سے میں بات کروں گا کہ وہاں ایم این ایز کو powers دی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں دیکھ رہا ہوں کہ کسی بھی ایم پی اے کو چاہے وہ حکومتی بنچز سے ہی ہوں کسی کو بھی composition of authority میں role نہیں دیا گیا چاہے آپ یہ بل پڑھ کے دیکھ لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Members please be seated.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس جانب دلواؤں گا کہ انہوں نے اس میں ایک بہت ہی ridiculous Clause ڈالی ہے۔ No act or proceedings of the Authority shall be invalid merely by reason of any vacancy یہ چیز یہاں تک تو ٹھیک ہے کہ اگر کوئی vacancy نہیں تو جو بھی ہو گا وہ invalid نہیں ہے لیکن آگے جو انہوں نے لکھا ہے کہ or defect in the constitution of the Authority جب authority defective ہے تو اس کا ایکٹ کس طرح valid ہو سکتا ہے لہٰذا اس کا act valid ہو ہی نہیں سکتا تو یہ چیز میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ کمیٹی کی نظر سے یہ پوائنٹ کیوں نہیں گزرا؟ اس طرح کی اور بھی اس میں کئی چیزیں ہیں functions of the authority اس میں بھی بے شمار ایسی چیزیں ہیں جن کے بارے میں ہمیں دوبارہ contemplate کرنا اور سوچنا چاہئے اور اس کو دوبارہ سلیکٹ کمیٹی میں بھیجیں کیونکہ ہمیں اس پر ضد بازی نہیں کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اسی طرح delegation of powers کے حوالے سے آپ کے توسط سے وزیر قانون سے بات کروں گا کہ یہ کہتے ہیں کہ:

> "The Authority may, subject to such conditions and limitations as it may deem fit to impose, delegate any of its powers or functions to the Chairperson, Director

> General, a committee constituted by it, a member or employee, except the powers to."

جناب سپیکر! یہ تو ایک arbitrary system بن گیا اور ایک آمرانہ چیز بن گئی کہ ساری powers ایک چیئرمین کو یا ڈائریکٹر جنرل کو دے دی جائیں گی تو پھر یہ آرٹیکل 10 سے 25 تک clear cut آپ کے natural justice کی violation ہے تو اس میں بے شمار flaws ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے آخر میں penalty ڈالی ہے تو میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اپوزیشن کے ممبران کو سکل ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں ڈالیں آپ حکومتی ممبران کو اس میں شامل کریں وہ ادھر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں، oversight ہونا چاہئے ایک ہماری طرف سے oversight ہو اور ایک اسمبلی کی طرف سے oversight ہو کیونکہ اسمبلی اس بل کو پاس کر رہی ہے تو کم از کم ایک ممبر کو اس میں شامل کریں۔ اسی طرح انہوں نے جو یہ penalty کی کلاز ڈالی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

> "Any person, institute, public or private technical education and vocational training body, assessment agency or organization engaged in any technical education and vocational training sector service delivery that contravenes the provisions of section 13 of the Act shall be liable to punishment which may extend to six month but which shall not be less than fifteen days..."

جناب سپیکر! یہ کیا ہے اور اس کو ten lac fine کر دیا ہے یہ victimization کا نیا سلسلہ شروع ہو رہا ہے اس سے ادارے victimize ہوں گے۔ ہم کو یہ سوچنا چاہئے کہ ہم نے سدا حکومتی بنچز پر نہیں بیٹھے رہنا کیونکہ پرسوں ہم ادھر تھے کل وہ ادھر ہوں گے تو یہ بات صریحاً بالکل unjustifiable ہے اور natural justice کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر!میں ان معروضات کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا سے یہ عرض کروں گا کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کریں اور اس پر دوبارہ سوچیں کیونکہ اس میں بہت سے flaws ہیں۔یہ بہت اچھا ہوا ہے کہ ہمارے دوست کو conflict of interest میں confidence میں لے لیا مجھے تو نہیں پتا کیا ہے حالانکہ اس بل پر میں خاموش ہو کر بیٹھ گیا لیکن conflict of interest میں میری سمجھ کے مطابق بہت کچھ کرنا ابھی باقی تھا لہٰذا اس پر ہماری طرف سے کچھ نہیں کیا گیا لیکن میں خاموش رہا لیکن اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ وہ اس کو دوبارہ سے دیکھے۔شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب سپیکر!میں صرف اس ترمیم پر بات کروں گی کیونکہ اس سے اگلی ترمیم کو مجھے present بھی کرنا ہے۔

جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ conflict of interest کے بل کے حوالے سے اگر وزیر قانون clarify کر سکیں تو سپیکر صاحب نے یہی رولنگ دی تھی کہ domestic workers and conflict of interest Bills پر جو کمیٹی بنائی گئی تھی اُس میں ہم discuss کریں گے لیکن ایسا نہیں ہو سکا جو آپ کی مرضی ہے لیکن میں یہ بات ریکارڈ پر ضرور لانا چاہتی تھی کہ یہ بات اس طرح سے ہوئی تھی۔

جناب سپیکر!اس بل کے حوالے سے جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے تو اتفاق سے میاں محمود الرشید یہاں پر موجود نہیں ہیں جبکہ محترمہ سعدیہ سہیل رانا یہاں پر موجود ہیں اور مجھے یاد ہے کہ پچھلے پانچ سال جب ہم مختلف اتھارٹیوں یا کمپنیوں کے حوالے سے بل لے کر آتے تھے تو یہی پی ٹی آئی گورنمنٹ کے ممبران بہت criticize کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اتھارٹیاں بنا رہے ہیں کیونکہ اتھارٹیاں بنانا حقوق سلب کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔

جناب سپیکر!جب سے یہ حکومت آئی ہے تو ٹاسک فورسز بن رہی ہیں یا اتھارٹیاں بن رہی ہیں۔ابھی ان کا جتنا بھی term ہے اُس میں دیکھیں گے کہ ان کی اتھارٹیوں کی تعداد کتنی ہو گی جو کل تک دوسروں کو criticize کرتے تھے۔اس اتھارٹی کے حوالے سے بہت ساری چیزیں ہیں

جس کو discuss اور اس پر بات کی جانی چاہئے اس لئے میں گزارش کروں گی کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر جناب محمد وارث شاد اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے یہ فرمایا کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس بل کو already ایک کمیٹی نے پاس کیا ہے جس میں ہمارے اپوزیشن کے معزز ممبران موجود تھے۔ آج سپیکر صاحب کے چیمبر میں آپ کی موجودگی میں میٹنگ ہو رہی تھی تو میں نے وہاں پر بھی یہ گزارش کی تھی کہ پارلیمنٹری پریکٹس میں ایک طریق کار ہوتا ہے اور ایسا نہیں کیا جا سکتا کہ اس معزز ایوان کے ہر ممبر کو confidence میں لیا جائے۔

جناب سپیکر! طریق کار یہ ہوتا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے جو لوگ نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں They are deem to be representative of the opposition. اسی طرح جو حکومتی بنچوں کی طرف سے نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں وہ تمام حکومتی بنچوں کی طرف سے نمائندہ تصور کئے جاتے ہیں۔ اُن کا جو بھی فیصلہ ہوتا ہے وہ مجموعی طور پر اپوزیشن اور حکومتی بنچوں پر لاگو ہوتا ہے اور اس کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ بہر حال میں اس کے باوجود یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اپوزیشن کا کسی بھی بل میں ترمیم دینا ایک بنیادی حق ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے پہلے سلیکٹ کمیٹی کے متعلق ترمیم پر فرمایا جس کو میں oppose کر رہا ہوں۔ اسی طرح انہوں نے بے شمار اعتراضات اپنی personal capacity میں بتائے لیکن اگر ان کو کسی بھی کلاز پر اعتراض تھا تو اس میں یہ ترمیم لا سکتے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز حکومتی ممبر جناب عبدالعلیم خان ایوان میں تشریف لائے اور ممبران نے ڈیسک بجا کر ان کو welcome کیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Welcome back.

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں جناب عبدالعلیم خان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ اگر ان کی طرف سے ترامیم آجاتیں تو اُن ترامیم پر اس معزز ایوان میں بحث ہو سکتی تھی۔ ان کی جو ترامیم ہیں ان پر بحث کریں گے، اِن سے input بھی لیں گے اور اگر وہ اس قابل ہوئیں کہ انہیں adopt کیا جا سکتا ہے تو اس میں کوئی hard and fast rule نہیں ہے لہٰذا میری جناب سے استدعا ہو گی کہ اس کو take up for consideration کیا جائے۔ چونکہ یہ پہلے ہی ایک کمیٹی سے پاس ہو کر آیا ہے اس لئے سلیکٹ کمیٹی کا کوئی جواز نہیں بنتا لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ اعتراض بلاجواز ہے۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq
> 3. Mr Muhammad Mirza Javed
> 4. Mr Muhammad Naeem Safdar
> 5. Malik Ahmad Saeed Khan
> 6. Malik Muhammad Ahmad Khan
> 7. Sheikh Alla-ud-Din
> 8. Rana Mohammad Iqbal Khan
> 9. Mr Muhammad Ilyas Khan
> 10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
> 11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
> 12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now we take up the Bill Clause by Clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Muhammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-clause (1), for the word "seven", the word "nine", be substituted and the following be added at the end:

"and shall also include two members of Provincial Assembly of the Punjab, one from the treasury benches to be nominated by the Government and one from the opposition to be nominated by leader of the opposition. "

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-clause (1), for the word "seven", the word "nine", be substituted and the following be added at the end:

"and shall also include two members of Provincial Assembly of the Punjab, one from the treasury benches to be nominated by the Government and one from the opposition to be nominated by leader of the opposition. "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی وزیر قانون نے کہا کہ اگر ترامیم reasonable ہوں گی تو incorporate کی جا سکتی ہیں لیکن مجھے نہیں پتا کہ قابلیت کا معیار کیا ہوگا؟

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ خاص طور پر ایسی اتھارٹیاں یا جو semi-autonomous bodies بنتی ہیں اُن پر چیک اینڈ بیلنس کا ہونا بہت ضروری ہے۔ چونکہ اس میں public exchequer کا فنڈ استعمال ہوتا ہے اس لئے اسمبلی ممبران کے ذریعے اگر اس پر چیک اینڈ بیلنس رکھا جائے تو یقیناً اسمبلی کے ساتھ ایک connect رہے گا اور دوسرا وہاں پر بیٹھ کر جو خود سے فیصلے ہوتے ہیں وہ ہمارے علم میں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں بڑا specifically کہنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے لگ رہا ہے کہ کسی ایک خاص آدمی کو دماغ میں رکھ کر اس اتھارٹی کا چیئرپرسن بنانا ہے اُس کے مطابق یہ تمام چیزیں develop کی گئی ہیں۔ آگے ہم نے چیئرپرسن اور ممبران کی qualification پر جو ترمیم

دی ہے اُس پر میں بات کروں گی۔ گورنمنٹ کا یہ اختیار ہے کہ اتھارٹی بنا سکتی ہے لیکن کل تک جو اتھارٹیاں بُری تھیں وہ آج حلال ہیں۔

جناب سپیکر! اتھارٹی میں اسمبلی کے ممبران شامل ہو جانے سے اس میں اسمبلی کا connect رہے گا، دوسرا جتنا فنڈ استعمال کیا جائے گا یا جو فیصلے لئے جائیں گے اُس میں بہتری بھی آئے گی اور ایک input بھی شامل ہو گی۔

جناب سپیکر! اگر آپ دیکھیں تو اس کی composition بنیادی طور پر پرائیویٹ سیکٹر کے ذریعے ہے کیونکہ پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ اس کے اندر شامل ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں کے ساتھ ساتھ سیاسی لوگوں پر اعتبار کرنا سیکھیں۔ مجھے آج اس ہاؤس کے اندر 16 سال ہو گئے ہیں اور میں اس کے خلاف phenomena ہمیشہ رہی ہوں کیونکہ ہم سیاسی لوگوں کو خود سیاسی لوگ ہی discredit کرتے ہیں۔ ہم خود ہی دوسرے سیاسی آدمی کو discredit کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اسی لئے آج شاید ہمارا public perception اتنا بہتر نہیں ہوتا جتنا باقی اداروں کے لوگوں کا بہتر ہوتا ہے کیونکہ وہ خود ایک دوسرے کی پگڑیاں نہیں اچھال رہے ہوتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اگر یہ phenomena کہ پرائیویٹ سیکٹر سے لوگ جن کو لاکھوں روپے ماہانہ تنخواہ پر لائیں گے وہ عقل کُل ہیں، وہ سب سے اچھا پنجاب چلا سکتے ہیں اور اُن کے پاس زیادہ specialties ہیں تو میں اس بات کے بالکل خلاف ہوں۔ جب ہماری پارلیمنٹری سیکرٹریز کی بات چل رہی تھی تب بھی میں نے کہا اور آج بھی سمجھتی ہوں کہ ہمارے دونوں بنچوں پر بہت سارے capable ممبران موجود ہیں جو اچھی input دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر مقصد یہ ہے کہ ہم نے کچھ بہتری کرنی ہے اور اس صوبے کے بچوں کو skills کے ذریعے skilled کر دینا ہے تاکہ انہیں روزگار کا مسئلہ نہ بنے۔ چونکہ سرکاری ملازمت ہر وقت میسر نہیں ہوتی تو پرائیویٹ سیکٹر کے اندر skills کے ذریعے ملازمتیں مل سکیں۔

جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہے کہ ہماری population کی dynamics کیا ہیں تو اس وقت youth ہمیں 60 فیصد کے قریب lead کر رہی ہے۔ اس ملک کے اندر youth کو سرکاری نوکری کی بجائے skill دینا ایک اہم initiative ہے جو پچھلی گورنمنٹ نے لیا اور مجھے

خوشی ہے کہ اسinitiativeکو آگے لے جانے کی بات ہو رہی ہے۔ اگر آپ بہت ساری چیزوں کو اکٹھا کر کے ایک اتھارٹی بنانا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن یہ اعتراض ضرور ہے کہ کل جب اتھارٹی بن رہی تھی تو آپ کو اختلاف تھا اور آج یہ اتھارٹی جائز ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اگر پنجاب اسمبلی کے دونوں بنچوں سے ایک ایک ممبر کو اس اتھارٹی میںnominationدے دی جائے اور وہاں ہمارے ممبران کیparticipationہو تو بہترinput بھی آسکے گی اور ہمیں بھی معلوم ہو گا کہ اس اتھارٹی کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ عموماً ہوتا یہ ہے کہ سال کے بعد ایک چھپی چھپائی رپورٹ آتی ہے جس کو زیادہ تر لوگ پڑھتے ہی نہیں جو یہاں پر رکھ دی جاتی ہے۔ وزیر صاحب کہہ دیں گے کہ رپورٹ پیش ہوئی جس کے بعد بات ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہskillکے حوالے سے بہت سارا کام کرنے کی ضرورت ہے۔TEVTAکے through جو ہمارےskilledلوگ یہاں سے جاتے ہیں، بہت سارے کام پہلے ہوئے لیکن ان کیcertificationکے حوالے سےissuesہے کہ ہمارے پنجاب کے اور پاکستان کے لوگ جب Internationally یا وہ کہیںjobکے لئے جاتے ہیں تو انہیںcertificationمیں بہت سارےissuesآتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس اتھارٹی کو بنا کر اسcertificationکےissuesکو دیکھا جائے، ان کےmeritاورqualificationکو دیکھا جائے تو بہترresultsآسکتے ہیں اور عام آدمی کی یہempowermentہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ خاص طور پر جو بچیاں ہیں اور جو لڑکیاں ہیں جو اس ملک کی پچاس فیصدof the populationہیں جن میں بہتskillہے، جو گھر میں بیٹھ کر بھی ایک لڑکی، ایک بچی اور ایک خاتون کام کر سکتی ہے تو اگر ہم ان کوskilledکر دیں تو وہ اپنا بھی بوجھ اٹھا سکتی ہے، خاندان کا بوجھ بھی اٹھا سکتی ہے اور پاکستان کے لئے بھی ایک بہترassetثابت ہو سکتی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ اس اتھارٹی کے اندر دو ممبران صوبائی اسمبلی کو شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے جب گفتگو کا آغاز فرمایا تو انہوں نے مجھے categorically point out کر کے ایک بات کہی کہ:

"اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی اچھی بات آئے گی تو اسے ہم تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

جناب سپیکر! میں اپوزیشن سے ہمیشہ اس بات کی توقع کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے conduct سے اس ہاؤس میں یہ بات ثابت بھی ہوئی ہو گی کہ ہم نے ہمیشہ افہام و تفہیم سے معاملات کو آگے لے کر چلنے کی کوشش کی ہے تو میں پھر اپنی اس بات کو دہراتا ہوں کہ اگر اپوزیشن کی طرف سے اچھی بات آئے گی تو ہم اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس ہاؤس میں چونکہ ابھی میں نے اس ترمیم کو oppose کیا تھا لیکن ایک اچھی بات ہے کہ representation اس ہاؤس کی آ رہی ہے کہ اس سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں ایک اچھی تجویز آئی ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اس لئے میں اس ترمیم کو oppose نہیں کرتا۔ ایک ٹریژری بنچز سے ممبر لے لیں اور ایک ممبر اپوزیشن بنچز سے لے لیں اور consensus کے ساتھ اس بل کو پاس کر لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-clause (1), for the word "seven" the word "nine", be substituted and the following be added at the end:

"and shall also include two members of Provincial Assembly of the Punjab, one from the treasury benches to be nominated by the Government and one from the opposition to be nominated by leader of the opposition."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: The second amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, (a) for sub-clause (4), the following be substituted:

"(4) The Minister for Industries, Commerce and Investment, Punjab shall be the Chairperson of the Authority, and the Government shall appoint the non-official members of the Authority on such terms and conditions as may be prescribed and until so prescribed as the Government may determine."

(b) in sub-clause (5), the words "Chairperson and" be omitted.(c) for sub-clause (6), the following be substituted:

"(6) The non-official members shall serve during the pleasure of the Government and the Government may, at any time, appoint another person as the non-official member for the remaining term of the outgoing member."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 4 of the Bill,(a) for sub-clause (4), the following be substituted:

"(4) The Minister for Industries, Commerce and Investment, Punjab shall be the Chairperson of the Authority, and the Government shall appoint the non-official members of the Authority on such terms and conditions as may be prescribed and until so prescribed as the Government may determine."

(b) in sub-clause (5), the words "Chairperson and" be omitted.(c) for sub-clause (6), the following be substituted:"

(6) The non-official members shall serve during the pleasure of the Government and the Government may, at any time, appoint another person as the non-official member for the remaining term of the outgoing member."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

That Clause 4 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

INSERTION OF NEW CLAUSE 4A.

MR DEPUTY SPEAKER: There is an amendment for insertion of a New Clause 4-A on the Bill. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! I move:

"That after Clause 4, the following new Clause 4-A, be inserted:

"4-A Qualification of the Chairperson and Members.

(1) Chairperson shall have 15 years of experience in the relevant field and generally enjoys good reputation and is known to be a non-partisan

(2) Non-official members shall have 10 years of relevant experience and generally enjoy good reputation."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That after Clause 4, the following new Clause 4-A, be inserted:

"4-A Qualification of the Chairperson and Members.

(1) Chairperson shall have 15 years of experience in the relevant field and generally enjoys good reputation and is known to be a non-partisan.

(2) Non-official members shall have 10 years of relevant experience and generally enjoy good reputation."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلے تو میں وزیر قانون کی شکر گزار ہوں کہ ہماری ایک اچھی ترمیم کو انہوں نے incorporate کیا اور میری اس ترمیم میں یہ گزارش ہے کہ اگر آپ بل کی composition of authority کے اندر دیکھیں کہ ممبر ہو یا چیئرپرسن ہو، کسی کے بارے میں کوئی specific qualification نہیں دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ لگ یہ رہا ہے کہ اس حکومت کی جو پالیسی ہے کہ جتنے ہارے ہوئے لوگ ہیں یا جتنے لوگوں کو accommodate کرنا ہے، کہیں نہ کہیں ان کے لئے جگہ تلاش کی جارہی ہے اور اوپر دی گئی composition کو اگر as it is دیکھا جائے تو یہ بھی ایسے ہی لگتا ہے کہ جیسے کسی ایک خاص specific individual کے لئے اتھارٹی بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حکومت کی intention کو، چلیں میں غلط نہیں کہتی اور میں سوال نہیں کرتی لیکن اگر غلط نہیں ہے تو پھر qualification اور میں سمجھتی ہوں کہ جتنے Laws آتے ہیں یا اس ہاؤس میں introduce ہوتے ہیں تو کبھی نہیں ہوتا کہ چیئرپرسن یا ممبران کے لئے کوئی specific qualification نہ دی جائے یا اس کے لئے specifically جیسے میں نے پہلے

کہا تھا کہ اگر ایک اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں اور ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ اتھارٹی اچھا کام کرے تو پھر آپ چیئرپرسن کوئی بھی لگا دیں اور اس کے بعد ابھی جو اس کے اندر ترامیم آئی ہیں کہ جب حکومت کا دل چاہے گا اور جس کو چاہے اسے فارغ کر دیا جائے گا تو ایسے معاملات نہیں چلا کرتے۔

جناب سپیکر! چیئرپرسن ایک اہم آدمی ہو گا یا خاتون ہوں گی جس نے اس اتھارٹی کو چلانا ہے، جس نے پورے پنجاب کی 12 کروڑ عوام کو skilled کرنا ہے اور اس skill کو آگے polish کرنا ہے۔ اس کے اوپر چیئرپرسن کے لئے 15 years اور ممبران کے لئے 10 years میں نے recommend کیا ہے تو اگر وزیر قانون اس میں کوئی کمی کرنا چاہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اسے بھی welcome کیا جا سکتا ہے چونکہ ہم بھی کوئی اس کے اوپر rigid opinion نہیں لینا چاہتے لیکن میں پھر بھی کہنا چاہتی ہوں کہ کوئی نہ کوئی qualification ضرور ہونی چاہئے۔ ایسے randomly کسی کو بھی اٹھا کر چیئرپرسن یا ممبر نہیں بنا سکتے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ پھر وہ جو ہارے ہوئے لوگ ہیں، انہیں place کرنے کے لئے آپ یہ اتھارٹی بنائیں تو پھر یہ اتھارٹی کام نہیں کر پائے گی۔ ہمیں اس اتھارٹی کو چلانے کے لئے یہاں پر specifically, professional اور technocrat لوگوں کی ضرورت پڑے گی جس کے لئے میں سمجھتی ہوں کہ ایک relevant experience بھی ہونا بہت ضروری ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ محترمہ نے Qualification of Chairperson and Members کے متعلق ترمیم دی ہے۔ اگر آپ اس بل میں دیکھیں تو ہم نے qualifications نہیں دی تھیں جو کہ ایک مقصد کے تحت نہیں دی تھیں جبکہ اس سے اگلی کلاز 5 جو ہے وہ disqualification of the Chairperson and Members کے لئے ہے۔ ہم نے disqualification دے دی ہے اور qualification اس لئے نہیں دی کہ اگر آپ پچھلی کلاز جو کہ ہم پاس کر چکے ہیں کو دیکھیں کہ:

> The Minister for Industries, Commerce and Investment, Punjab shall be the Chairperson.

جناب سپیکر! چونکہ اس کا چیئرپرسن منسٹر نے ہونا ہے تو منسٹر کے لئے ہمیں یہ قدغن لگانا کہ اس کی qualification کیا ہو گی وہ مناسب نہیں تھا اس لئے ہم نے وہ نہیں دی لہذا محترمہ سے میری گزارش ہو گی کہ وہ اپنی اس ترمیم کو press نہ کریں We have already taken care of it. کہ disqualification ضروری تھی جو ہم نے دے دی اور qualification اس لئے نہیں دی کہ جو بھی elected Minister ہو گا جسے عوام نے منتخب کیا ہو گا تو وہ qualify کرتا ہے اس لئے ہم نے اس کی qualification یہاں پر نہیں دی تھی۔ منسٹر کے لئے باقاعدہ Clause already approved کر چکے ہیں۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! منسٹر کو disqualify کیسے کیا جا سکتا ہے؟ میرا مطلب ہے کہ ایک منسٹر صاحب جب تک سیٹ پر موجود ہیں بقول آپ کے وہ qualified بھی ہیں تو پھر وہ disqualified کیسے ہو جائیں گے؟

جناب سپیکر! دوسری بات چلیں میں یہ مان لیتی ہوں یہاں میں concede کرتی ہوں کہ چیئرپرسن آپ منسٹر صاحب کو بنا رہے ہیں چلیں مجھے بھی منسٹر صاحب کی بہت ساری qualifications پر اعتراض ہے لیکن مان لیتے ہیں کہ وہ چیئر پرسن آپ کے بڑے competent ہوں لیکن پھر ممبرز کے حوالے سے جیسے پہلے میں نے خود ہی کہا تھا کہ ہمیں سیاسی لوگوں کو ایک دوسرے کو discredit نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں مان لیتی ہوں کہ ہمارے منسٹر صاحب بہت competent ہوں گے، وہ چیئرپرسن ہوں گے، بہت اچھا چلائیں گے تو پھر بھی ممبرز کے لئے ٹیکنیکل اور ٹیکنوکریٹ کی شرط ہو گی کیونکہ ہمارے ہاں یہ ہوتا ہے کہ ministers بناتے ہوئے بھی یہ دیکھا نہیں جاتا کہ کسی کا کیا experience ہے اور کون کس منسٹری کو کیسے چلا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اب جناب محمد بشارت راجا لاء منسٹری چلا سکتے ہیں ان کو ہیلتھ منسٹری دے دیں یہ نہیں چلا پائیں گے۔ مان لیا چیئرپرسن بہت qualified آدمی ہوں گے لیکن اُن کو پھر بھی ٹیکنیکل اور ٹیکنوکریٹ لوگوں کی ضرورت پڑے گی جو ممبرز ہوں گے تو ممبرز کے اندر

qualificationضرور ہونی چاہیے اگر ہم نے اپنے منسٹر صاحب کی qualification نہیں رکھنی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That after Clause 4, the following new Clause 4-A, be inserted:

"4-A Qualification of the Chairperson and Members.

(1) Chairperson shall have 15 years of experience in the relevant field and generally enjoys good reputation and is known to be a non-partisan.

(2) Non-official members shall have 10 years of relevant experience and generally enjoy good reputation."

(The motion was lost.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it; the amendment is from the Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5 of the Bill:

کورم کی نشاندہی

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! محترمہ! کوئی اور کام کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 2 بج کر 57 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے درخواست ہے کہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جاسکے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 21۔فروری 2019 بروز جمعرات بوقت صبح 11:30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔